90124 ـ تنگ دست لڑكى كو شادى كے ليے زكاۃ دينے كا حكم

سوال

كيا تنگ دست لڑكى كى شادى كے ليے زكاۃ دينى جائز ہے يہ علم ميں رہے كہ ان كى حالت جتنى بھى پتلى ہو وہ شادى ميں بہت مطالبات كرتے ہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

يہ معلوم ہونا ضرورى ہے كہ عورت كے ليے رہائش اور گھر كا سامان كرنا لازم نہيں، بلكہ يہ خاوند كى ذمہ دارى ہے، اور يہ بيوى كے من جملہ اخراجات ميں شامل ہوتا ہے جو خاوند كے ذمہ واجب ہيں، اور بيوى كو ديا جانے والا مہر بيوى كى ملكيت ہے اس ميں خاوند كا كوئى حق نہيں، بيوى كو اختيار ہے كہ وہ اس مہر ميں سے جو كچھ چاہے اپنے ليے خريدے.

الموسوعۃ الفقھيۃ ميں درج ہے:

" بيوى كو تيار كرنا اور بيوى كا سامان و جہيز: جمہور فقہاء كہتے ہيں كہ بيوى پر واجب اور ضرورى نہيں كہ وہ اپنے مہر ميں سے اپنے آپ كو تيار كرے يا اس سے كچھ خريدے، بلكہ خاوند كے ذمہ ہے كہ وہ بيوى كے ليے گھر تيار كرے اور اس ميں گھريلو ضرورت كى ہر چيز مہيا كرے تا كہ وہ ان دونوں كے ليے شرعى رہائش بن سكے " انتہى

ديكھيں: الموسوعۃ الفقھيۃ (16 / 166).

دوم:

اگر اس لڑكى كا كوئى قريبى رشتہ دار يا باپ وغيرہ جو اس كا خرچ برداشت كر رہا ہے وہ موجود ہے تو اسے چاہيے كہ وہ اس لڑكى كو خاوند كے ليے تيار كر كے خاوند كے سپرد كرے، اور اگر وہ ايسا نہيں كرتا تو پھر خاوند پر اس كو لازم كيا جائيگا اور اسے وہ مہر ميں شمار كرے.

مزيد آپ سوال نمبر (12506) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

سوم:

اور اگر عرف عام میں لوگوں کی عادت میں شامل ہو کہ عورت بھی گھر کی تیاری میں شریك ہوتی ہے؛ وہ اس طرح کہ اس کے بغیر لڑکی کی شادی ہی نہیں ہوتی۔ جیسا کہ اس وقت بعض ممالك اور معاشروں میں پایا جاتا ہے۔ اور عورت کا والی یہ اخراجات نہیں اٹھاتا یا پھر وہ ان اخراجات سے عاجز ہو، اور عورت کے پاس بھی اتنا مال نہ ہو کہ وہ اپنے آپ کو شادی کے لیے تیار کر سکتی ہو تو ظاہر یہی ہوتا ہے کہ اس حالت میں اسے زکاۃ دینی جائز ہے؛ کیونکہ شادی کی ضرورت ایك معتبر ضرورت شمار ہوتی ہے، اور بعض اوقات تو شادی کی ضرورت بالکل اس طرح ہوتی ہے جس طرح کھانے پینے اور رہائش کی ضرورت ہوتی ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر ہم کسی ایسے شخص کو پائیں جو کھانے پینے اور رہائش کے لیے تو اس کے پاس آمدنی ہے لیکن وہ شادی کا ضرورتمند ہے اور اس کے پاس شادی کرنے کے لیے اخراجات نہیں تو کیا ہم زکاۃ کے مال سے اس کی شادی کر سکتے ہیں ؟

جواب:

جی ہاں، ہمارے لیے اس کی شادی زکاۃ سے کرنی جائز ہے، اور پورا مہر دیا جائیگا.

اور اگر یہ کہا جائے کہ: فقیر کی زکاۃ سے شادی کرنے کی کیا وجہ ہے اگرچہ اسے جو دیا جا رہا ہے وہ بہت زیادہ ہے ؟

ہم یہ کہینگے: اس لیے کہ انسان کو شادی کی بہت شدید ضرورت ہے، اور بعض اوقات تو ہو سکتا ہے اس کی یہ ضرورت کھانے پینے کی طرح ہو، اس لیے اہل علم کا کہنا ہے:

جس پر کسی کا نفقہ اوراخراجات لازم ہوں اس کے لیے لازم ہے کہ اگر اس کے پاس اتنی وسعت ہے تو وہ اس کی شادی بھی کرے اس لیے باپ پر واجب ہے کہ اگر بیٹا شادی کا محتاج ہے اور بیٹے کے پاس شادی کے لیے رقم نہیں تو باپ اس کی شادی کرے.

لیکن میں نے سنا ہے کہ بعض ایسے باپ بھی ہیں جو اپنی جوانی کی حالت بھول جاتے ہیں جب ان کا بیٹا ان سے شادی کا مطالبہ کرتا ہے تو وہ جواب دیتے ہیں: اپنے پسینہ کی کمائی سے شادی کرو، ایسا کرنا جائز نہیں اور اگر وہ بیٹے کی شادی کرنے پر قادر ہے تو اس کے لیے اس کی شادی نہ کرنا حرام ہے، اگر وہ طاقت و قدرت ہونے کے باوجود بیٹے کی شادی نہیں کرتا تو روز قیامت اس کا بیٹا شادی نہ کرانے میں باپ سے جھگڑا کریگا " انتہی

ماخوز از: فتاوی ارکان الاسلام (440 ـ 441).

اس بنا پر اس لڑکی کو زکاۃ دینے میں کوئی حرج نہیں تا کہ وہ شادی کے اخراجات میں استعمال کر سکے، اور اگر آپ کو یہ خدشہ ہو کہ وہ مال کسی ایسی جگہ خرچ کیا جائیگا جس کی ضرورت نہیں، تو آپ کے لیے ممکن ہے کہ آپ رقم دیتے وقت اسے بتائیں کہ میرے پاس اتنی رقم ہے آپ کیا خریدنا چاہتی ہیں میں آپ کو وہ خرید دیتا ہوں، اور آپ اس کو ضرورت کی اشیاء خرید کر دے دیں.

واللہ اعلم.